اسناد

سوال ......: اسناد کے کیا معانی ہیں؟

جواب ....: اسناد: کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

①:.... حدیث کو سند کے ساتھ اس کے قائل کی طرف منسوب کرنا۔

②:...... راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے، یہ سند کے ہم معنی ہے۔

مسنَد و مسنِد

سوال ......: المُسنَد کی تعریف کیا ہے؟

جواب ..: المُسنَد: اس کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

①:...... وہ کتاب جس میں ایک صحابی یا زیادہ کی احادیث علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں، مثلاً: مسند عبداللہ بن عمر، محمد بن ابراہیم کی تصنیف۔

②:.... رسول اللہ ﷺ کی وہ مرفوع حدیث جو سند کے اعتبار سے متصل ہو۔

سوال ......: المُسنِد کی تعریف کیا ہے؟

جواب .: المُسنِد: وہ راوی ہے جو حدیث با سند روایت کرے، خواہ اس کے پاس اس حدیث کا علم (فہم) ہو یا وہ صرف روایت کر رہا ہو۔

محدث

سوال .....: محدث کی تعریف کیا ہے؟

جواب ...: محدث: وہ ہے جو روایت اور درایت کے اعتبار سے علم حدیث کے ساتھ مشغول ہو اور بہت سی روایات اور ان کے راویوں پر وسیع اطلاع رکھتا ہو۔

ابتدائی اصطلاحات

سوال......: شرح نخبة الفکر کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جواب......: شرح نخبة الفکر کے مصنف کا نام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ہے۔

سوال......: شرح نخبة الفکر کا کیا معنی ہے؟

جواب......: شرح نخبة الفکر فی مصطلح اهل الأثر کا معنی محدثین کی اصطلاحات (اصول حدیث) کے متعلقہ منتخب افکار ونظریات کی وضاحت۔

اصول حدیث کی تعریف

موضوع اور فائدہ

سوال......: اصول حدیث کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اصول حدیث: ان اصول اور قواعد کا علم ہے جن سے مقبول و مردود ہونے کے اعتبار سے سند اور متن کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں۔

سوال......: اصول حدیث کا موضوع کیا ہے؟

جواب......: موضوع: مقبول ومردود ہونے کی حیثیت سے سند و متن ہوتے ہیں۔

سوال......: اصول حدیث کا فائدہ اور غرض وغایت کیا ہے؟

جواب......: فائدہ، غرض وغایت: احادیث میں سے صحیح احادیث کو ضعیف سے الگ کرنا ہے۔

حدیث وخبر

اثر اور دوسری اصطلاحات

سوال ...: حدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب ...: حدیث کی لغوی تعریف: "الحدید" "نئی بات ہے۔

اصطلاحی تعریف: حدیث وہ قول یا فعل یا تقریر یا وصف خَلقی یا خُلقی ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

سوال .....: خبر کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر: کی اصطلاحی تعریف: اس کی تین تعریفات کی گئی ہیں:

① خبر جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا ہم معنی ہے۔

② حدیث جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر جو غیر نبی سے منقول ہوں۔

③ خبر احادیث نبوی اور حوادث تاریخی دونوں پر بولا جاتا ہے۔

ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے، تو اس نسبت سے ہر حدیث خبر ہے لیکن ہر خبر حدیث نہیں۔

اور خبر بیان کرنے والے کو اخباری اور حدیث بیان کرنے والے کو محدث کہتے ہیں۔

سوال ..: اثر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب... .: اثر: کی لغوی تعریف: "بقية الشيء" "کسی چیز کا باقی ماندہ حصہ۔

اصطلاحی تعریف: ① اثر ان اقوال اور افعال کو کہتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے منقول ہوں۔

② بعض کے نزدیک اثر، حدیث کے ہم معنی ہے۔

حدیث قدسی

سوال......: حدیث قدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: حدیث قدسی: وہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

سوال......: حدیث قدسی اور قرآن کریم میں کیا فرق ہے؟

جواب......: حدیث قدسی اور قرآن کریم میں فرق: قرآن کے الفاظ معجزہ ہیں، اور اس کی تلاوت عبادت ہے، اور اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے۔

اور حدیث قدسی کے الفاظ معجزہ نہیں اور نہ اس کی تلاوت عبادت ہے اور نہ اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے، احادیث قدسیہ سو سے زائد ہیں۔

سند

سوال.....: سند کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: سند: لغوی معنی: "المعتمد" جس پر اعتماد کیا جائے۔

اور اس کا اصطلاحی معنی: "سلسلة الرجال الموصلة الى المتن" راویوں کا ایسا سلسلہ جو متن تک پہنچا دے۔

متن

سوال.....: متن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب......: متن: لغوی معنی: "ما صلب وارتفع من الارض" زمین کا وہ حصہ جو سخت ہو اور ابھرا ہو۔ اصطلاحی معنی: کلام کا وہ حصہ جہاں پر سند ختم ہو جائے۔

روایت و درایت

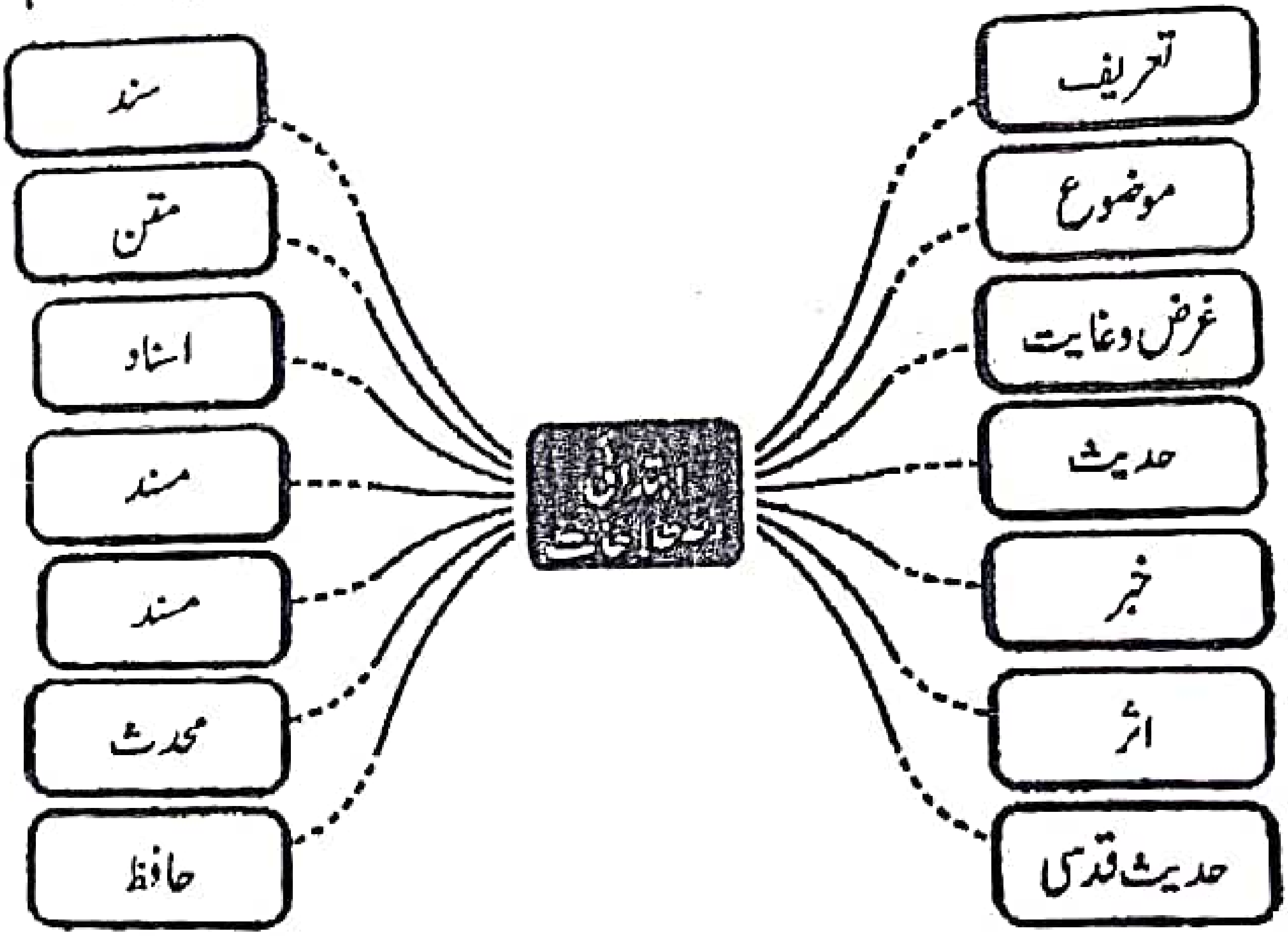
سوال ......: روایت اور درایت کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب ......: روایت: احادیث باسند نقل کرنا، درایت: متون حدیث پر مطلع ہونا۔

حافظ

سوال ....: حافظ کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: حافظ: ① محدث کے ہم معنیٰ ہے۔ ② حافظ کا درجہ محدث سے بلند ہے، کیونکہ حافظ ہر طبقہ کے (راویوں اور روایات کے) احوال کو محدث سے زیادہ جانتا ہے۔



خبر کی تقسیم

متواتر اور آحاد کی طرف

سوال :قلت و کثرت طرق کے اعتبار سے خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ......:قلت، کثرت طرق کے اعتبار سے دو اقسام ہیں: ① متواتر ② آحاد

خبر متواتر

سوال :متواتر کی تعریف کیا ہے؟

جواب :متواتر: لغوی معنی: (التتابع) ہے "پے در پے ہونا"۔

اصطلاحی تعریف: متواتر وہ ہے جس کو راویوں کی اتنی بڑی جماعت روایت کرے جن کا عادتاً جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

متواتر کی اقسام

سوال .....:خبر متواتر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں: ① متواتر لفظی ② متواتر معنوی

① متواتر لفظی: وہ ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں میں تواتر ہو۔

② متواتر معنوی: وہ ہے جس کے معنی میں تواتر ہو اور الفاظ میں تواتر نہ ہو۔

متواتر کی شرائط

سوال ....:متواتر کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب ....:متواتر کی مندرجہ ذیل پانچ شرطیں ہیں:

① اس کو راویوں کی بھاری تعداد روایت کرے، یعنی اس کی سندیں زیادہ ہوں۔
② یہ کثیر تعداد سند کے تمام طبقوں میں پائی جاتی ہو۔
③ ان کا جھوٹ پر متحد و متفق ہونا عادتاً محال ہو۔
④ ان کی خبر کا اعتماد حس پر ہو، خبر کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو۔

سوال......: متواتر روایت میں راویوں کی تعداد کا تعین کیا ہے؟

جواب......: متواتر روایت میں راویوں کی تعداد کی کوئی تعیین نہیں ہے لیکن بعض علماء نے اس کی تعیین ذکر کی ہے:

① کم از کم چار راوی روایت کریں۔
② کم از کم پانچ راوی روایت کریں۔
③ کم از کم سات راوی روایت کریں۔
④ کم از کم دس راوی روایت کریں۔
⑤ کم از کم بارہ راوی روایت کریں۔
⑥ کم از کم چالیس راوی روایت کریں۔
⑦ کم از کم ستر راوی روایت کریں۔

اس کے علاوہ بھی کئی اقوال ہیں۔

متواتر کا حکم

سوال......: متواتر کا حکم کیا ہے؟

جواب......: ① معتمد موقف یہ ہے کہ خبر متواتر علم ضروری (علم یقینی) کا فائدہ دیتی ہے اور یہ وہی علم ہے جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے جس کا رد کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

② یہ خبر متواتر علم نظری (علم ظنی) کا فائدہ دیتی ہے لیکن یہ قول درست نہیں کیونکہ تواتر کے ساتھ علم تو اس عام شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جس میں غور و فکر کی صلاحیت نہ بھی ہو۔

تو اس لحاظ سے خبر متواتر کا علم الاسناد سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علم الاسناد میں راویوں کی صفات اور حدیث کی ادائیگی کے الفاظ کے اعتبار سے حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونے کے بارے میں بحث ہوتی ہے، اور متواتر حدیث میں راویوں کے متعلق کوئی بحث نہیں کی جاتی بلکہ اس پر عمل کرنا لازمی و ضروری ہوتا ہے۔

اخبار آحاد

سوال......: خبر آحاد کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: احاد: اُحد کی جمع ہے جس کا معنی (الــواحــد) جس کو ایک شخص روایت کرے، **اصطلاحی تعریف**: وہ خبر ہے جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

سوال......: خبر واحد کا حکم کیا ہے؟

جواب......: خبر واحد کے حکم میں تین اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

① احاد کو نقل کرنے راویوں میں قبولیت کے اوصاف ہوں تو وہ مقبول ہوگی۔

② اور اگر اوصاف مردودیت پائے جائیں تو مردود ہوں گی۔

③ اور اگر نہ اوصاف قبولیت ہوں اور نہ مردودیت تو اس پر عمل سے توقف کیا جائے گا تو یہ بھی مردود کی طرح ہوگی اس لیے نہیں کہ اس میں مردود کے اوصاف پائے گئے بلکہ اس لیے کہ اس میں قبولیت کے اوصاف نہیں ہیں جو عمل کو واجب کرتے ہیں۔

سوال......: خبر واحد کس علم کا فائدہ دیتی ہے؟

جواب......: خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے اور بعض کے نزدیک علم (ضروری) کا۔

اور یہ لفظی اختلاف ہے وہ اس طرح کہ جو کہتے ہیں کہ یہ علم کا فائدہ دیتی ہیں ان کی علم سے مراد علم نظری ہے، اور جو کہتے ہیں کہ یہ علم نظری کا فائدہ نہیں دیتی تو ان کی مراد یہ ہے کہ علم صرف متواتر کے ساتھ خاص ہے۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا: وہ خبر واحد جس کے تمام راوی عادل ہوں وہ علم اور عمل دونوں کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال ......: علم ضروری اور علم نظری سے کیا مراد ہے؟

جواب ......: علم ضروری: وہ علم ہے جس کو تسلیم کرنے پر انسان اس طرح مجبور ہو جائے کہ اسے رد نہ کر سکے (جیسے آنکھوں دیکھا حال)۔

اور علم نظری: وہ علم ہے جو تفکر و تدبر اور تحقیق و جستجو پر موقوف ہو۔

سوال: خبر متواتر اور مشہور میں کیا فرق ہے؟

جواب ......: خبر متواتر علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے اور خبر مشہور علم ضروری کا فائدہ نہیں دیتی اس لحاظ سے ہر خبر متواتر مشہور ہے لیکن ہر خبر مشہور متواتر نہیں۔

سوال ......: متواتر احادیث کی تعداد کیا ہے؟

جواب ......: متواتر احادیث کی تعداد میں اختلاف ہے:

① متواتر روایات کی تعداد انتہائی کم ہے: صرف (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) کے متعلق دعوی کیا جا سکتا ہے کہ یہ متواتر حدیث ہے۔

② متواتر احادیث موجود نہیں ہیں۔

③ متواتر روایات بکثرت موجود ہیں۔

پہلے دونوں اقوال قلیل الاطلاع پر مبنی ہیں، متواتر روایات کے بکثرت موجود ہونے پر روشن دلیل وہ کتب احادیث ہیں جو اس وقت پوری دنیا میں مشہور و معروف ہیں اور علماء کرام کے ہاتھوں میں موجود ہیں، جن مصنفین کی طرف یہ کتب قطعی طور پر منسوب ہیں وہ اگر انہیں کتب میں متفق ہو کر ایک حدیث اتنے راویوں سے روایت کریں جن کا جھوٹ پر متحد و متفق ہونا اتفاقا اور عادتاً محال ہو، اور متواتر کی تمام شرائط پائی جائیں تو یہ حدیث متواتر ہوگی، اور اس کے قائل کی طرف نسبت کی صحت کے ساتھ یہ علم یقینی کا فائدہ دے گی، اس طرح کی احادیث ان مشہور کتب میں بکثرت موجود ہیں۔

خبر غریب

سوال.....: خبر غریب کی کیا تعریف ہے؟

جواب.....: خبر غریب: جس کو ایک راوی روایت کرے، اگرچہ کسی طبقہ میں ایک ہو. اس کو فرد بھی کہتے ہیں۔

مثال: (انما الأعمال بالنیات) اعمال کا دارومدار نیتوں پر منحصر ہے۔

غریب کی اقسام

سوال.....: خبر غریب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب.....: خبر غریب کی دو قسمیں: ① غریب مطلق ② غریب نسبی

سوال.....: غریب مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب.....: غریب مطلق: وہ خبر ہے جس کی اصل سند میں غرابت اور تفرد واقع ہو. اور اصل سند سے مراد صحابی والی جانب ہے، جیسے کہ صحابی سے روایت کرنے میں ایک تابعی متفرد ہو اور اس کی متابعت نہ کی گئی ہو، اور اس کو فرد مطلق بھی کہا جاتا ہے۔

مثال: (نهى رسول الله عن بيع الولاء وهبته) رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں [اس حدیث کو امام مالک اپنی مؤطا میں لائے ہیں۔]

اور کبھی تفرد سند کے درمیان میں ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ صحابی سے ایک سے زائد راوی روایت کریں پھر ان سے روایت کرنے والا ایک متفرد راوی رہ جائے۔

خبر عزیز

سوال......:خبر عزیز کی کیا تعریف ہے؟

جواب......:خبر عزیز: وہ خبر ہے جس کو دو راوی روایت کریں اور اگر چہ وہ کسی ایک طبقہ میں دو ہوں، لیکن دو سے کم نہ ہوں۔

اس کی مثال:((لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ)) تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

سوال......:خبر عزیز کو عزیز کیوں کہتے ہیں؟

جواب......:خبر عزیز کو عزیز اس لیے کہتے ہیں: کیونکہ یہ دوسری سند سے منقول ہونے کی وجہ سے قوی ہوتی ہے یا اس لئے کہ یہ کم اور نادر ہوتی ہے۔

سوال......:کیا صحیح حدیث کے لیے عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب......:① جمہور کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کے لیے عزیز ہونا شرط نہیں ہے۔

② ابوعلی جبائی معتزلی کے نزدیک شرط ہے اور امام حاکم ابوعبداللہ کی کلام بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے، انہوں نے ''علوم الحدیث'' میں لکھا ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے جسے معلوم صحابی روایت کرے پھر صحابی سے آگے دو روای روایت کریں پھر ہر ایک راوی سے آخر تک دو دو راوی روایت کریں جیسے شہادت علی شہادت ہر شاہد کے لیے دو دو شاہد شہادت دیتے ہیں۔

قاضی ابوبکر ابن عربی نے بخاری کی شرح میں صراحت سے لکھا ہے کہ یہ بخاری کی شرط ہے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے اور اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ حدیث (انما الاعمال بالنیات) کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے صرف علقمہ روایت کرتے ہیں... الی آخرہ۔

اخبار احاد کی اقسام

سوال ......: خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر واحد کی تین قسمیں ہیں: ① مشہور ② عزیز ③ غریب

خبر مشہور

سوال......: خبر مشہور کی کیا تعریف ہے؟

جواب...... : خبر مشہور: وہ خبر جو زبانوں پر مشہور ہو گئی ہو، اگر چہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

اصطلاحی تعریف: جس کو تین یا زیادہ راوی روایت کریں اور تواتر کی حد کو نہ پہنچیں۔

سوال......: خبر مشہور کو مشہور کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مشہور: کو مشہور اس کی شہرت اور عام معروف ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں، بعض نے اس کا نام اس کے مشہور ہونے کی وجہ سے مستفیض رکھا ہے، اور مشہور اس خبر کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو خواہ اس کی ایک یا ایک سے زیادہ سندیں ہوں یا اس کی کوئی سند ہی نہ ہو۔

مثال حدیث: ((من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله)) [رواه مسلم]

جس نے کسی کی نیکی پر دلالت کی تو اس کے لیے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔

سوال...... : مشہور اور مستفیض کیا فرق ہے؟

جواب......: مستفیض، مشہور سے زیادہ خاص ہے کیونکہ اس میں سند کی دونوں اطراف (ابتداوانتہاء) کا تعداد میں برابر ہونا شرط ہے، اور مشہور میں یہ شرط نہیں ہے۔

اور کبھی کبھار تفرد سند کے تمام یا اکثر راویوں میں جاری رہتا ہے۔[''مسند بزار'' اور
طبرانی کی ''معجم اوسط'' میں غریب مطلق بکثرت پائی جاتی ہیں۔]

سوال......: غریب نسبی کسے کہتے ہیں؟

جواب......: غریب نسبی: وہ خبر ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت اور تفرد واقع ہو جیسے کہ تبع تابعی یا اس سے نیچے کسی طبقے کا راوی متفرد ہو، اس کو فرد نسبی بھی کہا جاتا ہے۔

سوال......: غریب نسبی کو نسبی کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: غریب نسبی کو نسبی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تفرد کسی معین شخص کی طرف نسبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔(نسبی میں متفرد راوی متعین ہوتا ہے اور مطلق میں متعین نہیں ہوتا) کبھی کبھار ایسی حدیث مشہور بھی ہوتی ہے۔

مثال:(أن النبی ﷺ دخل مكة وعلى رأسه المغفر) [رواه الشيخان]

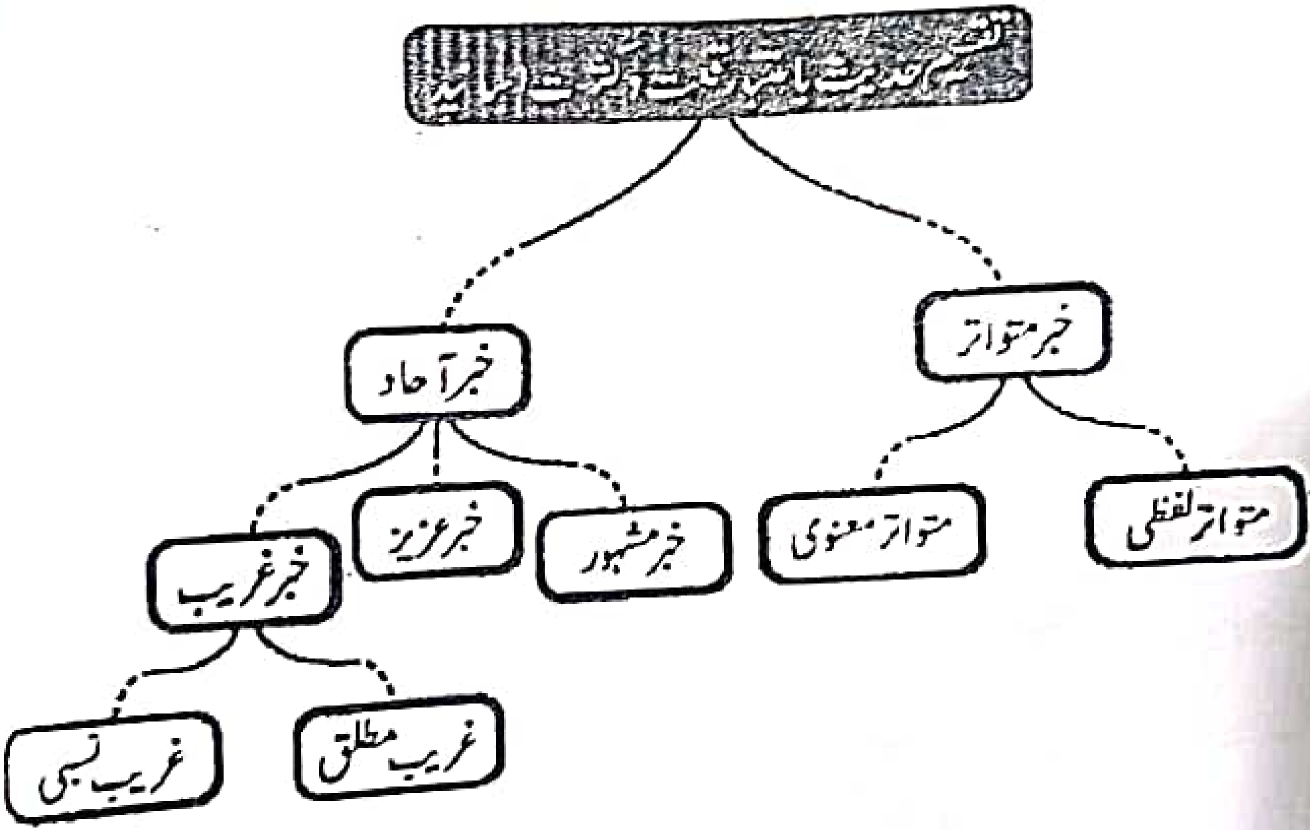
نبی ﷺ مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ ''فرد'' کا اطلاق نسبی پر کم اور مطلق پر زیادہ ہوتا ہے جیسے ''غریب'' کا اطلاق نسبی پر زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ غریب اور فرد لغت و اصطلاح میں ہم معنی ہیں مگر کثرت استعمال اور نادر ہونے کی وجہ سے علماء اہل اصطلاح نے ان دونوں میں فرق کر دیا تو زیادہ تر فرد مطلق کو فرد کہتے ہیں اور فرد نسبی کو غریب کہتے ہیں اور یہ فرق صرف ان کے ناموں میں کرتے ہیں مگر جب صیغہ استعمال کرتے ہیں تو دونوں پر ایک ہی صیغہ استعمال کرتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کرتے ،تو مطلق اور نسبی دونوں میں کہتے ہیں: ''تفرد به فلان'' اور ''اغرب به فلان''۔

جیسا کہ مرسل اور منقطع میں کرتے ہیں، کہ اسم کے اطلاق کے وقت ان دونوں میں فرق کرتے ہیں اور صیغے کے استعمال کے وقت کوئی فرق نہیں کرتے چاہے وہ مرسل ہو یا منقطع وہ کہتے ہیں:(ارسله فلان)

محدثین کے اس استعمال کی وجہ سے اکثر لوگوں کو مغالطہ ہو گیا کہ مرسل اور منقطع میں کوئی فرق نہیں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ یہ جو نکتہ یہاں بیان ہوا ہے اس سے بہت سارے لوگ واقف نہیں ہیں۔



آحاد کی تقسیم

مقبول اور مردود کی طرف

سوال......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: مقبول اور مردود ہونے کے اعتبار سے خبر آحاد ''مشہور، عزیز، غریب'' کی دو قسمیں ہیں: ① مقبول ② مردود

خبر مقبول اور اس کا حکم

سوال......: خبر مقبول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مقبول: جمہور کے نزدیک وہ خبر ہے جس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

سوال......: خبر واحد کا کیا حکم ہے؟

جواب......: خبر واحد کے حکم میں اختلاف ہے، وہ موقف جس پر صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے کا علماء محدثین اور فقہاء ہیں وہ یہ ہے کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے۔

خبر واحد، محتف بالقرائن

اور اس کی اقسام

سوال......: محتف بالقرائن خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: محتف بالقرائن (قرائن پر مشتمل) خبر واحد بلاشبہ ایسی خبر سے راجح ہوگی جس میں یہ قرائن نہیں ہیں، اس کی بعض قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

①......: وہ خبر جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہو اور وہ تواتر کی حد تک نہ پہنچتی ہو، ایسی خبر کو مندرجہ ذیل قرائن نے گھیر رکھا ہے:

(۱)..... اس فن میں شیخین کا بلند مرتبہ۔

(۲)......صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے ممتاز کرنے میں ان کو باقی محدثین پر فوقیت۔

(۳)..... علماء کا ان کی صحیحین کو قبول کرنا۔

اگرچہ غیر متواتر حدیث میں کثرت طرق بھی افادہ علم نظری کے لیے قرینہ ہیں تاہم کتاب کا علماء میں اعلی رتبہ قبولیت حاصل کر لینا اس سے بھی اقوی قرینہ ہے انہیں قرائن ثلاثہ سے صحیحین کی احادیث مفید علم نظری ہوتی ہیں بشرطیکہ ان احادیث میں حفاظ نے نقد نہ کیا ہو اور ایسا تعارض بھی نہ ہو جس کی وجہ سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہ ہو

حاصل: صحیحین کی، وہ احادیث جو جرح و تعارض مذکور سے محفوظ ہوں اجماعا مفید علم نظری ہوتی ہیں بلکہ ان پر عمل واجب ہونے پر ان کا اجماع ہے، ان اقسام کا علم صرف وہ علماء حاصل کر سکتے ہیں جو علم حدیث میں ماہر ہوں اور راویوں کے حالات اور ان کی علتوں کو جاننے والے ہوں۔

(۲):......وہ خبر جس کی مختلف سندیں ہوں اور تمام سندوں کے راوی ضعف و علت سے محفوظ ہوں۔

(۳):......وہ خبر جس میں پختہ حفاظ ائمہ کا تسلسل پایا جاتا ہو اور وہ غریب بھی نہ ہو۔

چاہے اسے پیش کرنے پر قادر ہو۔

۲ ضبط کتاب: یہ ہے کہ راوی اپنی کتاب کو سنبھال کر رکھے اور جب سے اسے سنا اس وقت سے اس کی حفاظت کرے، اور غلطیوں کی تصحیح کرے یہاں تک وہ اسے بیان کر دے۔

سوال......: متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب......: متصل وہ حدیث ہے جس کی سند سقط سے محفوظ ہو اس طرح کہ ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے استاذ سے سنا ہو۔

سوال......: معلول کسے کہتے ہیں؟

جواب......: معلول: لغوی معنی: وہ جس میں علت ہو۔

اصطلاحی تعریف: وہ خبر ہے جس میں ایسی خفیہ خرابی ہو جو اس کی صحت پر جرح کرنے والی ہو اس کے باوجود کے اس کا ظاہر اس سے سلامت ہو۔

سوال......: شاذ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: شاذ: منفرد: وہ خبر ہے جس میں راوی اپنے سے راجح کی مخالفت کرے۔

صحیح کے مراتب

سوال......: صحیح لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب......: حدیث کی صحت کا تقاضہ کرنے والے اوصاف کے مختلف ہونے کی وجہ سے صحیح کے مختلف مراتب ہیں، جس حدیث کے راوی عدالت، ضبط اور تمام ترجیح کا سبب بننے والی صفات میں اعلی درجے کے ہوں گے تو وہ حدیث کم درجہ روایت سے زیادہ صحیح ہوں گی۔

وہ اسانید جو اعلی مرتبے سے ہیں جن کو بعض ائمہ نے "اصح الاسانید" کہا ہے:

جیسے محمد زہری وہ سالم بن عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے محمد بن سیرین وہ عبیدہ بن عمرو سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے، ابراہیم نخعی وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے،

اس سے کم درجہ والی سند بریدہ بن عبداللہ بن ابو بردہ وہ اپنے دادا ابو بردہ سے وہ اپنے

خبر مقبول کی تقسیم

صحیح اور حسن کی طرف

سوال......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مقبول کی صحیح اور حسن کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں: [۱] صحیح لذاتہ [۲] حسن لذاتہ [۳] صحیح لغیرہ [۴] حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ

سوال......: صحیح لذاتہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: صحیح لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور تام الضبط راوی اپنے جیسے راوی سے روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو۔

تعریف کی شرح

سوال......: عادل کسے کہتے ہیں اور تقوی کا کیا مطلب ہے؟

جواب......: عادل: وہ مسلمان، عاقل، بالغ ہے جس کے پاس ایسا ملکہ ہو جو اس کو تقوی اور آداب پر قائم رکھے، اور تقوی سے مراد برے اعمال شرک، فسق یا بدعت سے بچنا۔

سوال......: فسق سے کیا مراد ہے؟

جواب......: فسق سے مراد کبیرہ گناہ کرنا یا صغیرہ گناہ پر اصرار (ہمیشگی) کرنا۔

سوال......: ضبط کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: ضبط: کی دو قسمیں ہیں: ① ضبط صدر ② ضبط کتاب

① ضبط صدر: یہ ہے کہ راوی نے جو کچھ سنا ہوا سے اپنے سینے میں محفوظ رکھے اور جب

پ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے، حماد بن سلمہ وہ ثابت سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے۔ (۲)

اس سے کم مرتبے والی سند جیسے: سہیل بن ابوصالح وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے، علاء بن عبدالرحمٰن وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مذکورہ تمام راوی عدل اور ضبط کی صفات کے حامل ہیں لیکن پہلے درجہ کے راویوں میں اوصاف صحت اعلیٰ پیمانے پر ہیں اسی بناء پر وہ دوسرے اور تیسرے درجہ کے راویوں پر مقدم ہوں گے اور اسی طرح دوسرے درجہ کے راوی کے اوصاف تیسرے درجہ کے راویوں سے زیادہ ہیں تو ان پر مقدم ہوں گے، اور تیسرے درجہ کے راوی ان راویوں پر مقدم ہوں گے جن کی روایت حسن ہوتی ہے جیسے محمد بن اسحٰق وہ عاصم بن عمر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے، اور عمرو بن شعیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے۔

جو صحت کے اعلیٰ صفات پر ہیں ان کو بھی انہی مراتب پر قیاس کیا جائے گا

سوال......: صحیح احادیث کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب......: صحیح احادیث کو درج ذیل سات مراتب میں تقسیم کرنا بھی مذکورہ برتری ہے اور پہلا مرتبہ ان اسانید کا ہے جن کو ائمہ نے اصح الاسانید کہا ہے اور راجح بات یہ ہے کہ کسی سند کو اصح الاسانید نہیں کہنا چاہیے. جی ہاں وہ سند جس کو ائمہ نے اصح الاسانید کہا ہے اس سے راجح ہوگی جس کو اصح الاسانید نہیں کہا گیا:

① **متفق علیہ:** وہ حدیث جس میں امام بخاری اور امام مسلم متفق ہوں۔

② **أفراد بخاری:** جسے صرف امام بخاری روایت کریں۔

③ **أفراد مسلم:** جسے صرف امام مسلم روایت کریں۔

④ **وہ احادیث:** جو ان دونوں کی شرط پر ہو لیکن انہوں نے اسے روایت نہ کیا ہو۔

⑤ **وہ احادیث:** جو صرف امام بخاری کی شرط پر ہو۔

⑥ **وہ احادیث:** جو صرف امام مسلم کی شرط پر ہو۔

⑦ وہ احادیث: جو ان دونوں کی شرط پر نہ ہوں لیکن دیگر ائمہ کے نزدیک صحیح
جیسے ابن خزیمہ اور ابن حبان۔

اگر کوئی کم فوقیت والی حدیث ترجیح والے امور کی وجہ سے ترجیح کا تقاضہ کر
فوقیت والی حدیث سے مقدم ہو جائے گی، جیسے اگر صحیح مسلم کی مشہور حدیث جو متوا
درجے کو نہ پہنچتی ہو وہ کسی قرینہ کی وجہ سے علم یقینی کا فائدہ دے تو اس کو بخاری کی فر
حدیث پر مقدم کیا جائے گا، اسی طرح وہ حدیث جو اصح الاسانید (مالک وہ نافع سے و
عمر رضی اللہ عنہ سے) ہے اور اس کی صحیحین میں تخریج نہیں کی گئی تو اس کو مفرد بخاری اور مفرد م
مقدم کیا جائے گا۔

شیخین کی شرط

سوال......: بخاری اور مسلم کی کیا شرائط ہیں اور دونوں میں سے ارجح کون ہے؟

جواب......: صحیحین کی مقبولیت میں تمام علماء کا اتفاق ہے اور دونوں میں سے ک
ارجح اس میں اختلاف ہے اسی وجہ سے متفق علیہ روایت مختلف فیہ سے ارجح ہوگی اور حد
بخاری حدیث مسلم سے ارجح ہوگی کیونکہ جمہور نے اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ صحیح بخا
کو صحیح مسلم پر فوقیت حاصل ہے اور کے خلاف میں کسی کی تصریح موجود نہیں ہے۔

ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے (ماتحت ادیم السماء اصح من کتاب
مسلم) آسمان کے نیچے کتاب مسلم سے زیادہ کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں ہے، مگر اس عبار
میں اس بات کی بالکل بھی وضاحت نہیں صحیح مسلم صحیح بخاری سے اصح و ارجح ہے اس لیے
اس عبارت کا مفہوم اس قدر ہی ہے کہ صحیح مسلم سے کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں لیکن اگر کو
کتاب اس کے برابر ہو تو اس عبارت میں اس بات کی نفی نہیں ہے۔

اور یہ ایک مسلم قاعدہ ہے کہ جب افعل التفضیل پر نفی آتی ہے تو اس سے زیادت مفہ

ہوتی ہے مساوات کی نفی نہیں ہوتی۔

اور اسی طرح بعض مغاربہ کی رائے ہے کہ صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح ہے تو یہ ترجیح صحت کے اعتبار سے نہیں بلکہ حسن ترتیب کی وجہ سے ہے۔

الغرض صحیح مسلم کی ترجیح پر کسی کی تصریح موجود نہیں ہے اگر کسی نے کی بھی تو مشاہدہ اس کی تردید کر رہا ہے اس لیے کہ صحیح بخاری کی صحت کا مدار جن اوصاف پر ہے وہ صحیح مسلم سے اقوی واکمل ہیں۔

اولاً اتصال سند: امام بخاری کی شرط ہے کہ راوی جس سے روایت کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی ملاقات کم از کم ایک مرتبہ ثابت ہو لیکن امام مسلم کے نزدیک ہم عصر ہونا کافی ہے، اس طرح امام بخاری کی شرط اقوی ہوئی۔

امام بخاری پر اعتراض: اگر روایت حدیث کے لیے ملاقات شرط ہے تو پھر امام بخاری کو معنعن کی روایت قبول نہیں کرنی چاہیے کیونکہ شرط ملاقات ثبوت سماع کے لیے لگائی ہے اور حدیث معنعن میں عدم سماع کا احتمال باقی ہے؟؟

جواب: یہ اعتراض بے بنیاد ہے کیونکہ جب راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو جائے تو عدم سماع کا احتمال باقی نہیں رہتا کیونکہ اگر عدم سماع سے روایت کرے تو مدلس ہوگا اور کلام مدلس میں نہیں غیر مدلس میں ہے۔

ثانیاً عدالت وضبط: کے اعتبار سے بھی بخاری کا درجہ اعلی وارفع ہے وہ اس طرح مسلم کے وہ راوی جن میں کلام ہے بخاری کے راویوں سے زیادہ ہیں اور امام بخاری ایسے راویوں سے کم روایت کرتے ہیں بلکہ امام بخاری اکثر اپنے ان شیوخ سے روایت کرتے ہیں جن سے وہ خوب واقف ہوتے ہیں لیکن امام مسلم اپنے مشائخ سے کم روایت کرتے ہیں۔

ثالثاً شذوذ واعلال: سے بچنے میں بھی امام بخاری کا رتبہ بلند ہے کیونکہ شاذ واعلال والی روایات صحیح بخاری میں بہت کم ہیں اور صحیح مسلم میں بخاری سے زیادہ ہیں۔

وہ حسن سے قوی اور بلند ہو کر صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے لیکن لغیرہ رہتی ہے لذاتہ نہیں ہوتی۔

حسن لغیرہ

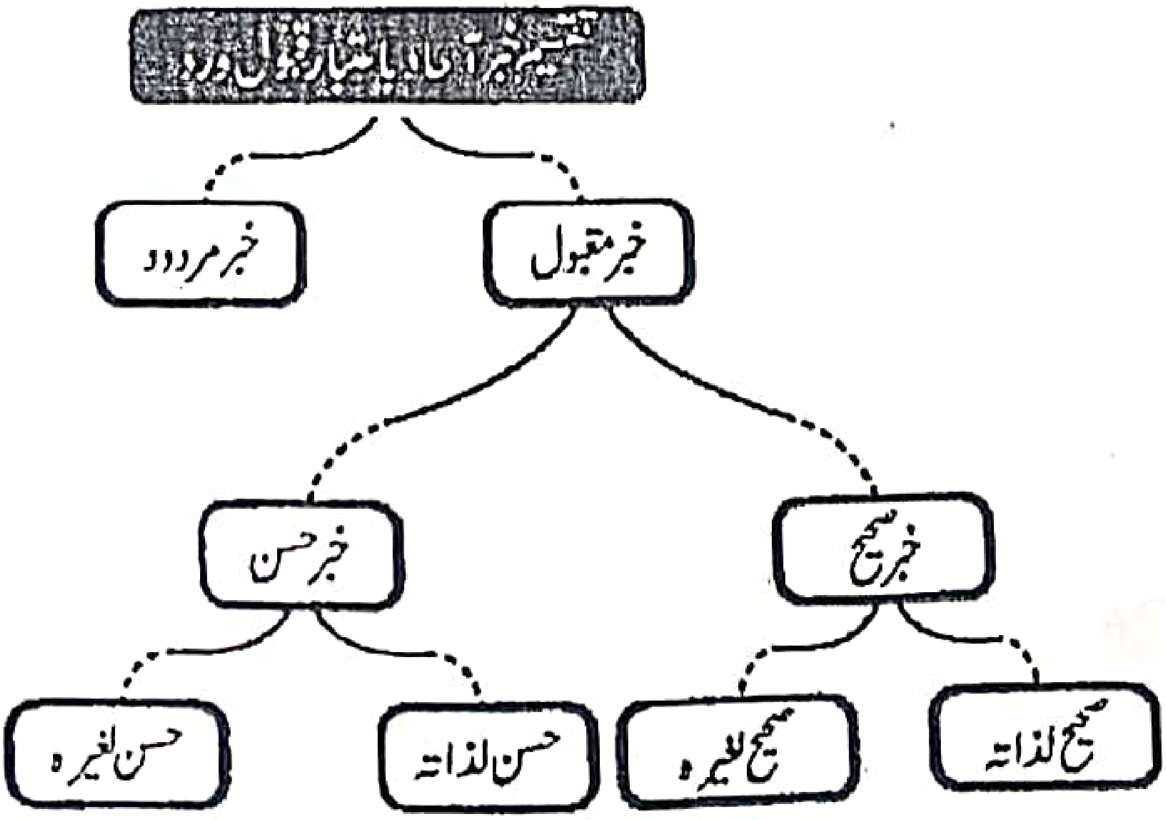
سوال......: حسن لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: حسن لغیرہ: وہ خبر ہے جس کو قبول کرنے سے توقف کیا گیا ہو جب اس کی اس جیسی یا اس سے قوی متابعت کی گئی ہو، جیسے مجہول الحال کی روایت۔

اصل میں یہ خبر ضعیف ہوتی ہے تو متابعت کی وجہ سے اس کو قوت مل جاتی ہے اس لیے اس کو حسن کا نام دے دیا جاتا ہے۔

مثال: سیدنا ابو سعید خدری کی حدیث ہے فرماتے ہیں (لا ضرر و لا ضرار) [رواہ الدار قطنی والحاکم] نقصان پہنچانا اور پہنچائی گئی اذیت سے زیادہ ضرر دینا جائز نہیں۔

اس حدیث کے کئی ایک سندیں ہیں لیکن کوئی سند بھی نقد اور جرح سے خالی نہیں ہے البتہ بعض سندیں بعض کو قوی کر رہی ہیں، اسی وجہ سے امام نووی اور ابن صلاح نے اسے حسن کہا ہے۔



اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ امام بخاری علوم میں امام مسلم سے بڑے عالم ہیں اور حدیث کو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں اور امام مسلم امام بخاری کے شاگرد بھی ہیں اور ان سے مسلسل استفادہ کرتے رہے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں یہاں تک کہ امام دارقطنی نے کہا: (لولا البخاری لما راح مسلم ولا جاء) اگر امام بخاری نہ ہوتے تو مسلم فن حدیث میں شہرت حاصل نہ کرتے۔

حسن لذاتہ

سوال..... حسن لذاتہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب..... حسن لذاتہ: وہ خبر جس کو عادل اور خفیف الضبط راوی روایت کرے، اس کی سند متصل ہو، وہ معلول اور شاذ نہ ہو، جیسے مستور کی حدیث جب اس کی سندیں زیادہ ہو جائیں اس شرط سے ضعیف کے باقی اوصاف خارج ہو گئے۔

سوال...... صحیح لذاتہ اور حسن لذاتہ میں کیا فرق ہے؟

جواب...... حسن لذاتہ میں صحیح لذاتہ کی تمام شروط پائی جاتی ہیں البتہ اس کے بعض راوی خفیف الضبط ہوتے ہیں۔

سوال..... حسن لذاتہ کا کیا حکم ہے؟

جواب...... حسن لذاتہ، صحیح لذاتہ کی طرح حجت ہے اگرچہ رتبہ میں اس سے کم ہے۔

سوال.. ... حسن لذاتہ کے مراتب سے کیا مراد ہے؟

جواب...... حسن لذاتہ کے صحیح لذاتہ کی طرح مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

صحیح لغیرہ

سوال...... صحیح لغیرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صحیح لغیرہ: وہ حسن لذاتہ ہے جب اس کی سندیں متعدد ہوں، اسی وجہ سے

ترمذی وغیرہ کا قول

''حدیث حسن صحیح ہے''

سوال......: امام ترمذی وغیرہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے کا مطلب کیا ہے

جواب......: کسی ایک حدیث کے متعلق کہنا کہ ''یہ حدیث حسن صحیح'' ہے اس میں پیچیدگی ہے کیونکہ حسن حدیث کا مرتبہ صحیح حدیث سے کم ہوتا ہے تو ایک حدیث کو حسن صحیح کہہ کر اس میں کمی کے ثبوت اور نفی دونوں کو کیسے جمع کر دیا گیا!؟!؟

حافظ ابن حجر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جس حدیث پر حسن اور صحیح دونو وصفوں کا اطلاق کیا گیا ہو، وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ① یا وہ حدیث غریب ہوگی جس روایت کرنے والا ایک راوی ہوگا ② یا وہ غریب نہیں ہوگی۔

①...... پہلی صورت میں دو اوصاف جمع کرنے کا سبب امام ترمذی وغیرہ کا تردد ہے کیا متفرد راوی تام الضبط ہے کہ اس کی حدیث کو صحیح کہا جائے یا خفیف الضبط ہے کہ اس حدیث کو حسن کہا جائے تو اس تردد کو بیان کرنے کے لیے اصل عبارت (حسن أو صحیح) (حسن ہے یا صحیح ہے) تھی تو اختصار کرتے ہوئے ''حسن صحیح'' کہہ دیا، ایسی حدیث کا مرتبہ اس حدیث سے کم ہوگا جس پر یقین کے ساتھ صحیح کا حکم لگایا گیا ہو۔

یا پھر یہ روایت ایک قوم کے نزدیک حسن ہوگی اور دوسری قوم کے نزدیک صحیح ہوگی۔

②...... حدیث کے غریب نہ ہونے کی صورت میں دو اوصاف کو جمع کرنے کا سبب دو سندیں ہیں یعنی وہ حدیث ایک سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے حسن ہے، ایسی حدیث کا مرتبہ (دو سندوں کے سبب) اس حدیث سے زیادہ ہے جس پر صرف صحیح

زیادت ثقہ
اور خبر کی محفوظ و شاذ کی طرف تقسیم

سوال ......: زیادت ثقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب ......: علوم حدیث کی اقسام میں سے زیادت ثقہ کا اہتمام کرنا مستحسن امر
اور زیادتی جس طرح متن میں واقع ہوتی ہے اسی طرح سند میں بھی واقع ہوتی ہے۔
موقوف کو مرفوع اور متصل کو منقطع قرار دینا وغیرہ۔

سوال ......: زیادت ثقہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ......: شیخ ابن صلاح نے زیادت ثقہ کی مندرجہ ذیل تین اقسام بنائی ہیں،
امام نووی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے پسند کیا ہے:

① ...... زیادتی غیر منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق راوی کی روا
کے منافی نہ ہو۔

حکم: ایسی زیادتی مقبول ہے کیونکہ یہ مستقل خبر کے حکم میں ہے جس کو ثقہ اپنے شیخ
روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کے شیخ سے کوئی دوسرا روایت کرنے والا نہیں ہے۔

② ...... زیادتی منافی: ثقہ ایسی زیادتی بیان کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو۔

حکم: زیادتی والی روایت اور اس کے معارض روایت میں ترجیح کے طریق کو اپنایا جا
گا، اور راجح کو قبول اور مرجوح کو رد کر دیا جائے گا، کیونکہ اگر زیادتی کو قبول کیا جائے
دوسری روایت کو رد کرنا لازم آئے گا۔

③ ...... بعض کے نزدیک ثقہ کی زیادتی مطلقاً مقبول ہوتی ہے لیکن یہ صحیح حدیث کی شر
(شاذ نہ ہو) کے بھی خلاف ہے کیونکہ ثقہ کا اوثق کی مخالفت کرنا شذوذ ہے۔

حکم لگایا جائے۔

ترمذی کا قول: ’’حسن غریب‘‘

سوال......:امام ترمذی وغیرہ کا کہنا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے کا مطلب کیا ہے؟

جواب......:بعض ائمہ نے امام ترمذی کے حسن غریب کو جمع کرنے پر انکار کیا ہے جبکہ امام ترمذی کے نزدیک حسن وہ ہے جو متعدد طرق سے روایت کی گئی ہو جبکہ غریب وہ ہوتی ہے جس کو روایت کرنے میں ایک راوی متفرد ہو۔

حافظ ابن حجر نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام ترمذی کی اصطلاح کو ہر اس حدیث پر محمول کریں گے جسے امام ترمذی نے صرف حسن کہا ہو۔

اور جس حدیث کو امام ترمذی حسن غریب کہیں تو حسن سے مراد جمہور کی اصطلاح ہوگی اور ان کی اصطلاح کے مطابق حسن اور غریب کے درمیان کوئی تضاد نہیں۔

شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ: امام ترمذی پر طعن کرنے والے لوگ ان کے اکثر اقوال کی مراد ہی نہیں سمجھ سکے کیونکہ کبھی کبھار محدثین کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے تو ان کی مراد ہوتی ہے کہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہے اور کبھی کبھار وہ اس کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں حالانکہ یہ حدیث ان کے ہاں کسی دوسری سند سے صحیح اور معروف ہوتی ہے اور جب یہی حدیث کسی اور سند سے روایت کی جاتی ہے تو وہ اس سند کے اعتبار سے غریب ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا متن صحیح اور معروف ہوتا ہے اس لئے جب امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے تو ان کی مراد یہ ہوگی کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے غریب ہے لیکن متن کے لیے شواہد ہیں جس کی بناء پر یہ حسن کے زمرے میں آتا ہے۔

خبر محفوظ: وہ ہے جس کو ثقات یا اوثق راوی روایت کریں جو ثقہ کی روایت کے منافی ہو۔

خبر شاذ: وہ ہے جس کو ثقہ راوی روایت کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو۔

سوال......: زیادت اوثق (خبر محفوظ) سے کیا مراد ہے؟

جواب......: زیادت اوثق یا ارجح سے مراد وہ حدیث ہے جس کو ثقات یا اوثق راوی ثقہ راوی کی روایت کے مخالف روایت کریں۔ مثلاً ترجیح کی وجوہ ضبط کی زیادتی یا کثرت عدد وغیرہ تو راجح کی روایت کو محفوظ اور مرجوح کی روایت کو شاذ کہتے ہیں۔

اس کی مثال وہ روایت ہے جسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے (عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس) کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فوت ہوگیا اور اس نے سوائے ایک مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا تھا۔

ابن عیینہ نے اس کو موصول بیان کرنے میں ابن جریج وغیرہ کی متابعت کی ہے اور حماد بن زید نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس نے ابن عباس کو ذکر نہیں کیا ابو حاتم نے کہا کہ ابن عیینہ کی حدیث محفوظ ہے اور حماد بن زید اگرچہ اہل عدالت وضبط میں سے ہے اس کے باوجود ابو حاتم نے اس کی روایت کو ترجیح دی جو تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

سوال......: خبر شاذ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر شاذ: وہ ہے جس کو ثقہ (مقبول) راوی روایت کرے جو ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ہو، اصطلاحی لحاظ سے شاذ کی یہی تعریف معتبر ہے۔

خبر معروف ومنکر

سوال......: خبر معروف کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر معروف: ثقہ راوی کی ایسی روایت جو ضعیف راوی کی روایت کے مخالف ہو، اور اس کی ضد منکر ہے۔

سوال......: خبر منکر کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: خبر منکر: ضعیف راوی کی ایسی روایت جو ثقہ راوی کی روایت کے مخا
ہو۔ اس کی مثال: ابن ابو حاتم نے حُبَیب بن حَبِیب زیات کے طریق سے اور وہ ضعیف
، وہ ابو اسحاق سے وہ عیزار بن حریث سے وہ عبداللہ بن عباس سے مرفوعا روایت کی
(من أقام الصلوات و آتی الزكوات و حج البيت وصام رمضان و قر
الضيف دخل الجنة) ابو حاتم نے کہا کہ یہ منکر ہے کیونکہ ثقات نے عن اب
اسحاق عن العيزار عن ابن عباس سے موقوف بیان کیا ہے اور یہی معرو
ہے، معلوم ہوا کہ شاذ اور منکر کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ مخالفت
شرط میں دونوں شریک ہیں اور اس بات میں متفرق ہیں کہ شاذ کا راوی ثقہ ہوتا ہے اور منکر
راوی ضعیف ہوتا ہے، اور جس نے دونوں کو برابر قرار دیا ہے یہ اس کی غفلت کا نتیجہ ہے۔

متابعت اور اس کی اقسام

سوال......: متابعت کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: متابعت: سے مراد راوی کے لیے اس کی روایت میں مشارکت حاصل ہونا۔

سوال......: متابعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: متابعت کی دو قسمیں ہیں ① متابعت تامہ ② متابعت قاصرہ

① متابعت تامہ: خود راوی کے لیے مشارکت کا حاصل ہونا۔

② متابعت قاصرہ: راوی کے شیخ یا اس سے اوپر کسی راوی کو مشارکت حاصل ہونا۔

متابعت کی مثال: امام شافعی نے "الأم" میں امام مالک سے روایت کی، وہ عبداللہ بن
دینار سے وہ عبداللہ بن عمر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا
حتى تروه فان غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين) مہینہ انتیس (۲۹) کا ہوتا ہے

متابع، شاہد، اعتبار

سوال ......: متابع کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: متابع: وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنیٰ مشارکت کر رہی ہو اور دونوں صحابی میں متحد ہوں۔

سوال ......: شاہد کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: شاہد: وہ خبر ہے جو متفرد راوی کے لیے لفظ اور معنی یا صرف معنیٰ مشارکت کر رہی ہو اور دونوں (اخبار) صحابی میں مختلف ہوں۔

اس کی مثال: وہ حدیث ہے جسے امام نسائی نے محمد بن حنین کے طریق سے وہ عبا بن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے تو عبداللہ بن دینار عن ابن عمر کی حدیث کی طرح روا کیا، برابر ہے کہ روایت باللفظ اور یا روایت بالمعنی ہوں۔

اس کی مثال: وہ حدیث ہے جسے امام بخاری نے محمد بن زیاد کے طریق سے وہ ابو ہریر سے (فان غم علیکم فأکملوا عدة شعبان ثلاثین) پس اگر ابر آلود ہو تو شعبا تیں (۳۰) کی گنتی پوری کر لو۔

سوال ......: متابع اور شاہد کے معنی میں کیا اختلاف ہے اور کیا ان کو ایک دوسرے بولا جا سکتا ہے؟

جواب ......: بعض نے متابع کو اس خبر کے ساتھ خاص کیا ہے جو لفظ میں مشارکت رہی ہو اور شاہد کو اس خبر کے خاص کیا ہے جو معنی میں مشارکت کر رہی ہو دونوں صورتوں صحابی متحد ہو یا مختلف، اور کبھی کبھار متابع اور شاہد کا ایک دوسرے پر اطلاق کر لیا جاتا ہے۔

سوال ......: اعتبار کسے کہتے ہیں؟

جواب ......: اعتبار: جامع، مسانید اور اجزاء وغیرہ کتب سے غریب خبر کی سندوں تلاش (تتبع) کرنے کو کہتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اس کا کوئی متابع یا شاہد ہے یا نہیں۔

تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو پس اگر ابر آلود ہو تو تیس (۳۰) کی گنتی پوری کر لو۔

بعض ائمہ کا خیال ہے کہ (فأكملوا العدة ثلاثين) والے الفاظ ذکر کرنے میں امام شافعی متفرد ہیں کیونکہ امام شافعی کے علاوہ امام مالک کے تمام شاگردوں نے (فاقدروا له) ''تو اس کے لیے اندازہ لگا لو'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

لیکن امام شافعی کے لیے ① متابعت تامہ اور ② متابعت قاصرہ دونوں موجود ہیں:

① ...... متابعت تامہ کی مثال: امام بخاری نے یہی الفاظ اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے بعینہ مذکورہ سند کے ساتھ روایت کئے ہیں تو یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت تامہ ہوئی جو انتہا درجے کی صحیح ہے۔

② متابعت قاصرہ کی مثال: امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عاصم بن محمد بن زید عن أبیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر کے طریق سے (فكملوا ثلاثين) کے الفاظ سے روایت کی ہے، یہ روایت امام شافعی کے لیے متابعت قاصرہ ہے۔

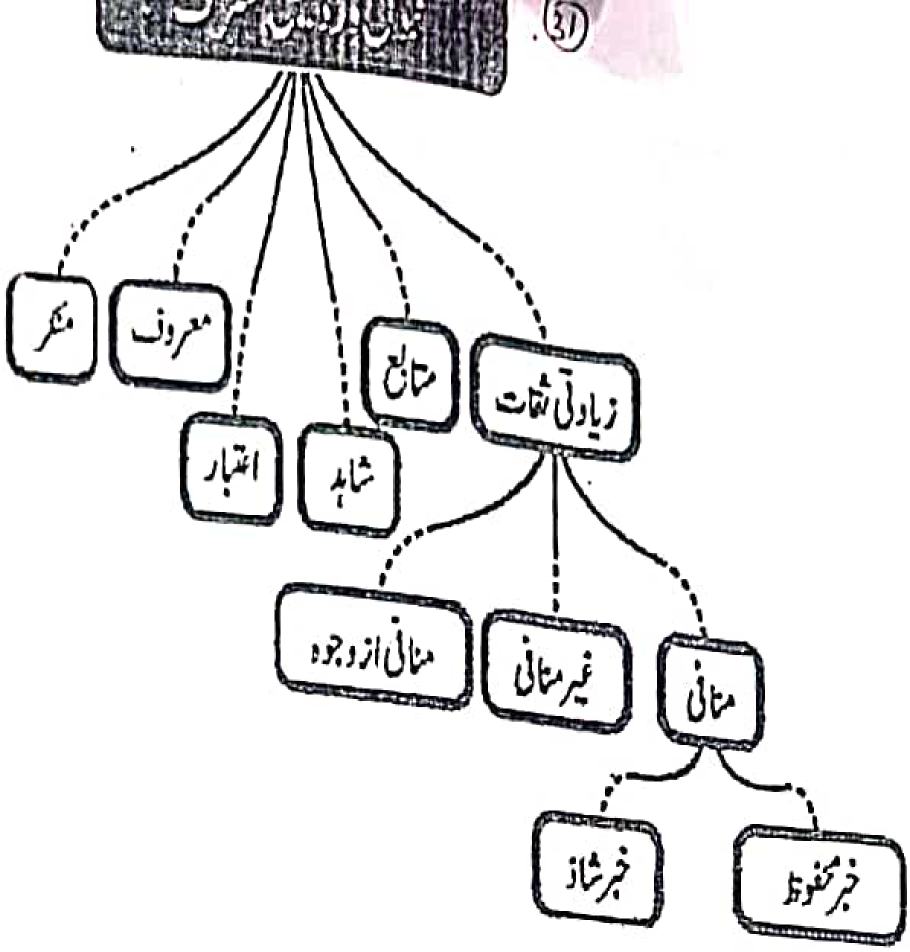
اور امام مسلم نے بھی عبیداللہ بن عمر کے طریق سے وہ امام نافع سے، وہ سیدنا عبداللہ بن عمر سے (فاقدروا ثلاثين) کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (یہ متابعت قاصرہ ہوئی۔)

اور اس متابعت میں لفظی طور پر کوئی انحصار نہیں خواہ متابعت تامہ ہو یا متابعت قاصرہ، بلکہ اگر متابعت بالمعنی بھی آ جائے تو کافی ہوگا لیکن متابعت والی روایت کا اسی صحابی سے مروی ہونا ضروری ہے۔

سوال ......: متابعت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب ......: متابعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

قبول و رد میں مشترک:



زیادتی ثقات
متابع
شاہد
اعتبار
معروف
منکر
منافی
غیر منافی
منافی از وجوه
خبر محفوظ
خبر شاذ

خبر مقبول کی تقسیم

خبر محکم اور مختلف الحدیث کی طرف

سوال......: خبر محکم کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر محکم: وہ خبر مقبول ہے جو اپنی جیسے مقابل کی مخالفت سے محفوظ و سالم ہو، اور اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

حکم: اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے، اور زیادہ احادیث اسی قسم کی ہیں۔

سوال......: مختلف الحدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب......: مختلف الحدیث وہ خبر ہے جس کا کوئی معارض ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱)...... اگر معارض مردود ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ ضعیف کا اثر قوی میں ظاہر نہیں ہوتا۔

(۲)...... یا اس کا اپنے جیسے مقابل سے تعارض ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

[۱]...... دونوں میں بغیر کسی تکلف اور تعسف کے جمع و تطبیق ممکن ہو۔

ابن صلاح نے اس کی مثال میں (لا عدوی ولا طیرة) [رواہ مسلم] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ کوئی بد فالی کی حقیقت ہے، حدیث کو ذکر کیا اور ساتھ شیخین کی اس روایت کو ذکر کیا ہے: (فر من المجزوم فرارك من الأسد) کوڑھی والے آدمی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

جمع و تطبیق: بیماریاں بذات خود متعدی نہیں ہوتیں جیسا کہ بعض اہل جاہلیت اور طبیب لوگوں کا خیال ہے لیکن اللہ تعالیٰ تندرست آدمی کے ساتھ مریض آدمی کے اختلاط کو اس کی

بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتے ہیں اور بھی دوسرے اسباب کی طرح بیماری والے سبب کے باوجود بیماری نہیں لگتی۔

اسی طرح ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا کہ خارشی اونٹ تندرست اونٹوں میں ہوتا ہے تو وہ ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ یعنی اللہ رب العزت نے جس طرح ابتداً پہلے اونٹ میں خارش پیدا فرمائی اسی طرح دوسرے اونٹ میں بھی ابتداً خارش پیدا فرمادی۔

رہا مجذوم (کوڑھی والے) سے بھاگنے کا حکم تو وہ ذرائع اور اسباب کے باب کو بند کرنے کے لیے ہے، مریض کے ساتھ میل جول رکھنے والے کو اگر اتفاقاً بیماری لگ جائے تو وہ بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ نہ بنالے۔

امام شافعی نے اس موضوع میں ایک کتاب ''اختلاف الحدیث'' تحریر کی لیکن وہ اس کو مکمل نہیں کر سکے، اور امام طحاوی اور ابن قتیبہ وغیرہ نے اس موضوع پر تصنیفات لکھی ہیں۔

[۲]......اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ان دونوں کی تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے گا اگر تاریخ کا پتہ چل جائے تو متأخر حدیث متقدم حدیث کے لیے ناسخ ہوگی اور اسی پر عمل کیا جائیگا۔

[۳]......اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلقہ ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

[۴]...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

جب دو مقبول احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے

سوال......: اگر دو مقبول احادیث میں تعارض واقع ہو تو اسے کیسے حل کیا جائے؟

جواب......: مقبول احادیث میں تعارض کا حل مندرجہ ذیل چار امور میں ہے:

[۱]:...... جب بغیر کسی تکلف اور تعسف کے جمع و تطبیق ممکن ہو تو یہی طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

شیخین کی روایت: (فر من المجزوم فرارك من الأسد) کوڑھی والے آدمی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو، اور امام مالک کی روایت: (لا یورد ممرض علی مصح) بیمار آدمی صحت مند کے پاس نہ آئے، اس حدیث کے ساتھ: (لا عدوی ولا طیرۃ) [رواہ مسلم] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ کوئی بدفالی کی حقیقت ہے۔

احادیث کے معنی کا ظاہری تعارض: پہلی حدیث میں دور اور فرار ہونے کا حکم دیا جا... آخری حدیث میں بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کر دی؟

جمع و تطبیق: بیماریاں بذات خود متعدی نہیں ہوتیں جیسا کہ بعض اہل جاہلیت اور طبیب لوگوں کا خیال ہے لیکن اللہ تعالی تندرست آدمی کے ساتھ مریض آدمی کے اختلاط کو اس ... بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتے ہیں اور کبھی دوسرے اسباب کی طرح بیماری والے ... سبب کے باوجود بیماری نہیں لگتی۔

[۲]:...... اگر جمع و تطبیق ممکن نہ ہو تو ان دونوں کی تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے ... اگر تاریخ کا پتہ چل جائے تو متا... [illegible] ...دیث کے لیے ناسخ ہوگی اور اسی پر عمل کیا

جائے گا۔

[۳]:...... اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلق ترجیح کی وجوہات میں سے کوئی وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

[۴]:...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

نسخ اور اس کو پہچاننے کے طریقے

سوال......: نسخ کسے کہتے ہیں؟

جواب......: نسخ: زائل اور نقل کرنا، جیسے کہا جائے (نسخت الکتاب) جب آپ ایسی چیز نقل کریں جو کتاب کے الفاظ کے مشابہ ہو۔

اصطلاحی تعریف: متاخر شرعی دلیل سے متقدم شرعی حکم کے اٹھ جانے کو نسخ کہتے ہیں

سوال......: نسخ پہچاننے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......: نسخ پہچاننے کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

①:...... نص رسول اللہ ﷺ کی صراحت: یہ طریقہ سب سے زیادہ صریح ہے جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: (کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها) [صحیح مسلم] میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا پس ان کی زیارت کیا کرو۔

②:...... صحابی کا کسی شرعی دلیل کے متاخر ہونے کی خبر دینا: جیسے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: (كان آخر الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء مما مست النار) [رواہ ترمذی] رسول ﷺ کا دو عملوں میں سے آخری عمل آگ پر پکی اشیاء کھا کر وضوء نہ کرنا تھا۔

③:...... تاریخ کے ذریعے ایک شرعی دلیل کے متقدم ہونے اور دوسری کے متاخر

ہونے کا فیصلہ کرنا۔

④:.. اگر تاریخ کا علم نہ ہو اور سند اور متن سے متعلقہ ترجیح کی وجوہات میں

وجہ ممکن ہو تو ترجیح کو اپنایا جائے گا۔

⑤:...... اگر ترجیح ممکن نہ ہو تو ان دونوں پر عمل کرنے سے توقف کیا جائے گا یہا

کہ محقق کے لیے ترجیح کی کوئی صورت واضح ہو جائے۔

اور توقف کرنا، تساقط سے بہتر ہے کیونکہ ان روایتوں میں سے کسی ایک کا دو

ترجیح کا مخفی ہونا محدث معتبر کی موجودہ حالت کے اعتبار سے ہے کیونکہ اس کے ساتھ

بھی موجود رہتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے پر وہ بات ظاہر ہو جائے جو اس پر مخفی

سوال:...... کیا متاخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روای

مخالف ہونا نسخ پر دلالت کرتا ہے؟

جواب:...... متاخر الاسلام صحابی کی روایت کا متقدم الاسلام صحابی کی روایت

مخالف ہونا نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ احتمال ہے کہ متاخر الاسلام صحابی نے وہ روا

ایسے صحابی سے سنی ہو جو متقدم الاسلام صحابی سے بھی پہلے کا مسلمان ہو یا اس جیسے کسی ا

سے سنی ہو اور مرسل بیان کر دی ہو، نیز اجماع ناسخ نہیں ہوتا بلکہ نسخ پر دلالت کرتا ہے۔

خبر مردود
اور رد کے اسباب

سوال......: خبر مردود کسے کہتے ہیں؟

جواب......: خبر مردود: وہ خبر ہے جس کے راوی کا صدق راجح نہ ہو۔

سوال......: خبر مردود کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: خبر مردود کے رد کے من جملہ دو اسباب ہیں:

① سند سے ایک یا زیادہ راوی کا گر جانا۔ ② سند کے بعض راویوں پر طعن ہونا۔

جرح وطعن کے اسباب کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

[۱] وہ اسباب جن کا تعلق عدالت سے ہے [۲] وہ اسباب جن کا تعلق ضبط سے ہے

سقط کی اقسام

سوال......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: سند سے راوی کے ساقط ہونے کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:

① جلی: "واضح" جس کو پہچاننے میں (ماہرین فن اور عام طلباء) مشترک ہوں۔

② خفی: جس کو انتہائی ماہر، طرق واسانید کی علت کو جاننے والے ناقدین پہچان سکیں۔

پہلی قسم: راوی کی مروی عنہ سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے، یا تو راوی نے اس کا زمانہ ہی نہیں پایا، یا زمانہ تو پایا ہے لیکن اس کے ساتھ کسی جگہ جمع نہیں ہوا، اور نہ اسے مروی عنہ کی طرف سے اجازت اور وجادت ہے، اسی وجہ سے علم تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے تا کہ راویوں کی تاریخ پیدائش اور وفات اور طلب علم کے ازمنہ و اسفار کو ثابت کیا

جا سکے، اور کتنے لوگ رسوا ہو گئے کہ انہوں نے اپنے شیخ کی روایت کا دعویٰ کیا لیکن تا

ذریعہ ان کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔

مردود کی سقط کے اعتبار سے تقسیم

سوال......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی کتنی اقسام ہیں:

جواب......: سقط کے اعتبار سے خبر مردود کی چھ اقسام ہیں:

① معلق ② مرسل ③ معضل ④ منقطع ⑤ مدلس ⑥ مرسل خفی

① خبر معلق

سوال...... : معلق کی تعریف اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب......: معلق : وہ خبر ہے جس کی سند کی ابتداء سے (مصنف کے تصرف سے) ایک یا زائد راوی حذف کر دیے گئے ہوں۔

معلق اور معضل کے درمیان عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ ایک یا ایک سے زائد راوی کے گرنے کے اعتبار سے معلق اور معضل دونوں شریک ہیں لیکن ابتداء سند وا(لی) شرط میں دونوں جدا جدا ہیں۔

حکم : محذوف راوی کے حالات نامعلوم ہونے کی وجہ سے معلق وغیرہ کو خبر مردود ک(ی) اقسام میں شمار کیا جاتا ہے، اور اگر وہ راوی مشہور ہو جائے وہ اس طرح کے کسی دوسری سن(د) میں اس راوی کا نام آجائے تو صحت کا حکم لگایا جائے گا۔

سوال......: معلق روایت کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب......: معلق روایت کی مختلف صورتیں ہیں:

① مکمل سند حذف کر دی جائے اور کہا جائے: قال رسول اللہ ﷺ

② صحابی کے علاوہ باقی پوری سند...

③ صحابی اور تابعی کے علاوہ باقی سند حذف کر دی جائے۔

④ مصنف کو حذف کر کے اس سے اوپر والے سے بیان کیا جائے، اور اگر اس سے اوپر والا راوی اس مصنف کا استاذ ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ اس کی روایت کو معلق کہیں گے یا نہیں؟ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر نص یا استقراء سے معلوم ہو کہ ایسا کرنے والا مدلس ہے، تو تدلیس کا حکم لگایا جائے گا، ورنہ وہ معلق ہے۔

تعدیل مبہم

سوال......: تعدیل مبہم سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تعدیل مبہم سے مراد یہ ہے کہ مصنف کہے کہ جو راوی میں نے حذف کر دیے ہیں وہ سب ثقہ ہیں، تو جمہور کے نزدیک تعدیل مبہم مقبول نہیں ہے حتی کہ ان کا نام ذکر کیا جائے۔

لیکن ابن صلاح نے فرمایا ہے کہ اگر مذکورہ راویوں کا حذف کرنا کسی ایسی کتاب میں ہو جس کی صحت کا التزام کیا گیا ہے ان میں جو روایات جزم کے صیغے، معروف صیغے کے ساتھ ہوں جیسے قال، ذکر اور روی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم ہو گا، کیونکہ یہ جزم دلیل ہے کہ اس کی سند اس کے نزدیک صحیح ہے مگر اختصار یا کسی غرض کی وجہ سے حذف کر دیا اور جو جزم کے صیغے سے نہ ہوں مجہول صیغہ سے ہوں جیسے قیل و ذُکر اور رُوی تو منسوب الیہ تک صحیح ہونے کا حکم نہیں ہو گا، میں (ابن حجر) نے "النکت علی ابن الصلاح" میں اس کی مثالوں کی وضاحت کر دی ہے۔

② خبر مرسل

سوال......: مرسل کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مرسل: وہ ہے خبر جسے تابعی رسول اللہ ﷺ سے مرفوعا بیان کرے۔

توی ہو جاتا ہے۔ منقول ہے

④ ابو بکر رازی اور ابو الولید باجی سے

کرے تو اس کی مرسل مقبول نہیں ہوگی۔

مراسیل صحابہ

سوال......: مراسیل صحابہ کا کیا حکم ہے؟

جواب......: صحیح اور مشہور مذہب جسے جمہور اہل علم نے اختیار کیا وہ یہ ہے کہ صحابی کی مرسل حجت ہے کیونکہ صحابہ کا تابعین سے روایت کرنا بہت کم ہے اور جب وہ بیان کریں تو وضاحت کر دیتے ہیں، اور جب وہ مطلق بیان کریں تو ظاہر بات ہے وہ سب عادل ہیں۔

③ خبر معضل

سوال......: معضل کی کیا تعریف ہے؟

جواب......: معضل: وہ ہے جس کی سند سے تسلسل کے ساتھ دو یا زیادہ راوی حذف کیے گئے ہوں۔

سوال......: معضل کو معضل کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: معضل ''اعضله'' سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ ''اعیاہ'' اس نے اس کو عاجز کر دیا، تھکا دیا (گویا راوی عاجز آ گیا اور واسطے چھوڑ دیے) اسی لیے اس کو معضل کہتے ہیں۔

④ خبر منقطع

سوال......: منقطع کسے کہتے ہیں؟

جواب......: جس کی سند سے ایک یا زیادہ راوی تسلسل کے بغیر حذف ہوں۔

⑤ خبر مدلس

سوال......: مدلس کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: مدلس، تدلیس: لغوی معنی: (اخفاء العیب) عیب چھپانا، یہ دلس سے ماخوذ ہے جس کا معنی اندھیرا ہے گویا مدلس نے درست بات کو چھپانے کے لیے سامع پر معاملے کو تاریکی میں ڈال دیا۔

تدلیس کی اقسام

سوال......: تدلیس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: تدلیس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) تدلیس الاسناد (۲) تدلیس الشیوخ

سوال......: تدلیس الاسناد کسے کہتے ہیں؟

جواب......: تدلیس الاسناد: کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں:

(۱) تدلیس الاسناد: کہ راوی اپنے شیخ کو گرا کر اپنے شیخ کے شیخ یا اپنے کسی دوسرے ہم عصر راوی سے روایت کرے، جس سے وہ ملا ہو، لیکن اس سے کچھ سنا نہ ہو اور اس کو اس کی طرف سے اجازت اور وجادت بھی نہ ہو اور ایسے الفاظ سے روایت کرے جس سے سماع کا احتمال پایا جاتا ہے جیسے عن اور قال۔

(۲) تدلیس التسویة: یہ ہے کہ راوی اپنی روایت میں دو ہم عصر ثقہ راویوں کے درمیان سے ضعیف راوی کو حذف کر کے اپنے ثقہ شیخ کو دوسرے ثقہ سے ملا دے، یہ تدلیس اسناد کی بدترین قسم ہے، راویوں میں بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم ایسی تدلیس کرتے میں معروف ہیں۔

سوال......: تدلیس الشیوخ کسے کہتے ہیں؟

جواب ......تدلیس الشیوخ: یہ کہ راوی اپنے شیخ کو ایسے اسم یا کنیت یا لقب و
کے ساتھ ذکر کرے جس کے ساتھ وہ لوگوں میں معروف نہ ہو۔

سوال ......مدلس کی حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب ......جو مدلس راوی عن و قال وغیرہ الفاظ سے روایت کرے جس سے اح
پیدا ہو کہ مدلس کی اس کے مروی عنہ سے ملاقات ہے تو مردود ہوگی اور اگر صراحت وا
الفاظ کے ساتھ بیان کرے تو یہ جھوٹ شمار ہوگا اور جس راوی سے تدلیس ثابت ہو جا
اصح قول کے مطابق اس کا حکم یہ کہ اگر وہ عادل ہے تو اس کی روایت کو اس وقت تک ق
نہیں کیا جائے گا جب تک وہ اس کی صراحت نہیں کرے گا۔

⑥ مرسل خفی

سوال ......مرسل خفی کسے کہتے ہیں؟

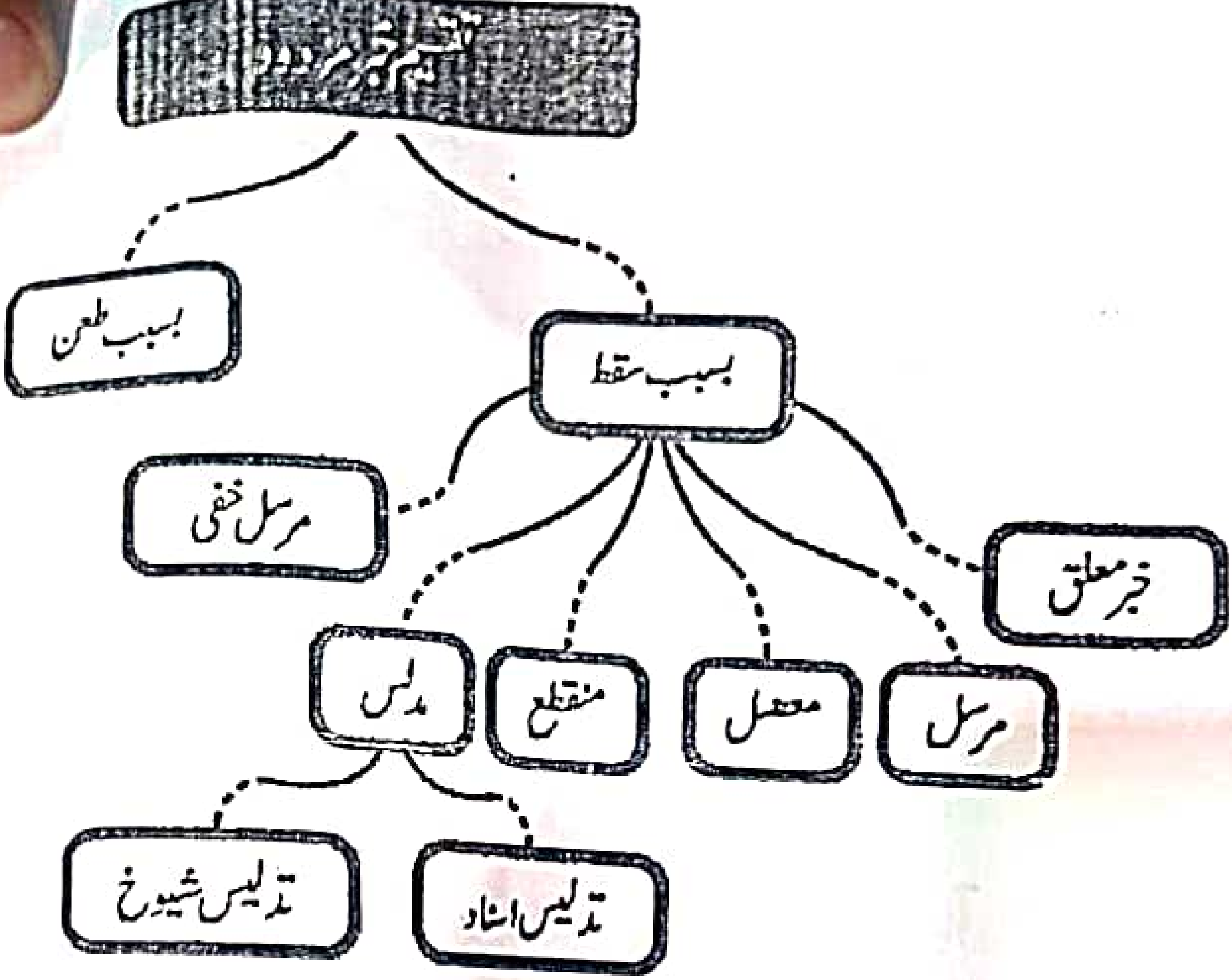
جواب ......مرسل خفی: راوی اپنے ایسے ہم عصر سے روایت کرے جس سے اس
ملاقات معروف نہ ہو اور دونوں کے درمیان واسطہ ہو۔

تدلیس اور مرسل خفی میں فرق

سوال ......تدلیس اور مرسل خفی میں کیا فرق ہے؟

جواب ......خبر مدلس اور مرسل خفی کے درمیان بڑا دقیق فرق ہے مندرجہ ذیل تفص
سے اس کی وضاحت ہو جائے گی، تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے اس مروی عنہ سے روا
جس سے اس کی ملاقات معروف اور اور اگر صرف معاصرت معروف اور ملاقات معروف
ہو تو وہ مرسل خفی ہوگا۔

جس نے تدلیس کی تعریف میں معاصرت کو شرط مانا خواہ ملاقات نہ ہو تو اس سے
آئے گا کہ تدلیس اور ارسال خفی میں کوئی فرق نہیں حالانکہ کہ ان دونوں میں فرق ہے تد


تقسیم خبر مردود
بسبب طعن
بسبب سقط
مرسل خفی
خبر معلق
مدلس
منقطع
معضل
مرسل
تدلیس شیوخ
تدلیس اسناد

راوی میں جرح وطعن کے اسباب

سوال......: راوی پر جرح وطعن کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب......: راوی پر جرح وطعن کے دس اسباب ہیں بعض اسباب بعض سے سخت ہیں ہم ان کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

[۱]...... وہ اسباب جن کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے: ① الکذب ② التھمۃ بالکذب ③ الفسق ④ البدعۃ ⑤ الجھالۃ

[۲]...... وہ اسباب جن کا تعلق راوی کے ضبط سے ہے: ① فحش الغلط ② کثرۃ الغفلۃ ③ الوھم ④ مخالفۃ الثقات ⑤ سوء الحفظ

اب ان کا تذکرہ، رد میں شدت تاثیر کے لحاظ سے بالترتیب کیا جاتا ہے۔

① "کذب الراوی" (خبر موضوع)

سوال......: کذب الراوی سے کیا مراد ہے اور اس کی روایت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب......: کذب الراوی: سے مراد راوی کا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہے، اور اس کی روایت کو موضوع کہتے ہیں۔

اس پر وضع کا حکم ظن غالب کی وجہ سے لگایا جاتا ہے یقینی طور پر نہیں کیونکہ جھوٹا آدمی بھی کبھی کبھار سچ بول دیتا ہے۔

الغرض علم حدیث کے ماہر علماء کے پاس ایسا قوی ملکہ ہوتا ہے جس کی بدولت وہ سچ اور جھوٹ کی تمیز کر لیتے ہیں۔

میں صرف معاصرت نہیں بلکہ ملاقات کا ہونا ضروری ہے اور اس بات پر علماء حدیث کا اتفاق دلالت کرتا ہے کہ مخضرمین ابو عثمان نہدی اور قیس بن ابو حازم کی نبی کریم ﷺ سے روایت مرسل خفی کے باب سے ہے کیونکہ اگر تدلیس میں صرف معاصرت کافی ہوتی تو یہ مدلسین میں شمار ہوتے کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ تو پایا ہے لیکن ملاقات معروف نہیں۔

اور امام شافعی، ابو بکر بزار تدلیس میں ملاقات کی شرط کے قائل ہیں اور ''کفایہ'' میں خطیب کا کلام بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اور یہی پختہ بات ہے۔

وہ امور جن سے تدلیس اور ارسال خفی پہچانا جاتا ہے

سوال......: تدلیس اور ارسال خفی کو پہچاننے کے کیا طریقے ہیں؟

جواب......: تدلیس وارسال خفی مندرجہ ذیل دو امور سے پہچانی جاتی ہے:

① مدلس یا مرسل کا خود خبر دینا، ② اس فن کے ماہر امام کی نص سے ان کا مروی عنہ سے مطلقا یا خاص طور پر اس حدیث میں عدم سماع کا ثابت ہونا۔

اور کسی سند میں راوی اور مروی عنہ کے درمیان ایک یا زیادہ راوی واقع ہوں تو اس سے تدلیس ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ہوسکتا ہے کہ یہ راوی زائد ہو تو اس صورت میں جبکہ اتصال و انقطاع کے احتمال کا تعارض ہو تو کلی طور پر حکم نہیں لگایا جا سکتا، اس موضوع میں خطیب نے "التفصیل لمبهم المراسیل" اور "المزید فی متصل الاسانید" دو کتابیں

: کہ